The Maulana often felt that he was a misfit in that age —

Wandering between two worlds, one dead
The other powerless to be born.

With a ring of pathos he wrote

”افسوس کہ زمانہ میرے دماغ سے کام لینے کا کوئی سامان نہ کرسکا
. . . مذہب، علوم و فنون و ادب، انشا، شاعری کی وادی ایسی نہیں
ہے جس کی بے شمار نئی راہیں مبدار فیاض نے مجھ نامراد کے دل و دماغ
پر نہ کھول دی ہوں . . . میرا زندگی کا سارا ماتم یہ ہے کہ اس عہد اور محل
کا آدمی نہ تھا مگر اس کے حوالے کر دیا گیا۔“

افسوس ہے کہ زمانہ میرے دماغ سے کام لینے کا کوئی سامان نہ کر سکا۔ غالب کو تو صرف اپنی ایک شاعری کا ہی رونا تھا، نہیں معلوم میرے ساتھ قبر میں کیا کیا چیزیں جائیں گی ؎

نارَوا بود بہ بازارِ جہاں جنسِ وفا
رونقے گشتم و از طالعِ دکاں رفتم

— نقش آزاد —

"میری پوری زندگی ایک کھلی کتاب ہے...میں بے غرض ہوں اور جو بے غرض ہوتا ہے 'بے پناہ' ہوجاتا ہے۔ آپ سمجھے بے پناہ کون ہوتا ہے؟ آپ نہیں سمجھے۔ میں بتاؤں۔ بے پناہ وہ ہوتا ہے جسے کوئی "تلوار کاٹ نہیں سکتی"۔

"میں صاف محسوس کرتا ہوں کہ..... میری عادات و خصائل، چال ڈھال، طور طریقہ، امیال و اذواق ـــــ سب کے اندر خاندان کا ہاتھ صاف صاف دکھائی دے رہا ہے۔ یہ خاندانی زندگی کی روایتیں مجھے ددھیال اور ننھیال دونوں سلسلوں سے ملیں۔ اور دونوں پر صدیوں کی قدامت اور تسلسل کی مہریں لگی ہوئی تھیں"

(غبار خاطر)

هیچ گہ ذوقِ طلب از جستجو بازم نداشت
دانہ می چیدم دراں روزے کہ خرمن داشتم

[Never did my curiosity hold back from diligent search,
I started picking the grain from the day I had a nest.]

"عام طور پر لوگوں کی ہوش و آگہی کا زمانہ بیس بائیس برس کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ مبدءِ فیاض کی بخشش خاص نے تیرہ چودہ برس کی عمر ہی میں اس مرحلے سے مجھے گزار دیا تھا" (کاروانِ خیال)

"اعتقاد کی بنیاد علم و نظر ہونی چاہیے، تقلید و توارث پر کیوں ہو؟ ...... یہ چبھن عمر کے ساتھ ساتھ برابر بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ چند برسوں کے اندر عقائد و افکار کی وہ تمام بنیادیں جو خاندان، تعلیم اور گرد و پیش نے چنی تھیں، یہ یک دفعہ متزلزل ہوگئیں اور پھر وقت آیا کہ اس ہلتی ہوئی دیوار کو خود اپنے ہاتھوں ڈھا کر اس کی جگہ نئی دیواریں چننی پڑیں" (غبارِ خاطر)

Maulana himself thus refers to his seclusion-loving temperament:

تنہائی خواہ کسی حالت میں آئے اور کسی شکل میں، میرے دل کا دروازہ ہمیشہ کھلا پائیگی ...... دماغ اپنی فکروں سے باہر آنا نہیں چاہتا، اور دل اپنی نقش آرائیوں کا گوشہ چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بزم و انجمن کے لئے بار خاطر نہیں ہوتا، لیکن یار شاطر بھی بہت کم بن سکتا ہوں ...... میرے عیش و طرب کی بزم اس وقت آراستہ ہوتی ہے جب نہ کوئی آنکھ دیکھنے والی ہوتی ہے، نہ کوئی کان سننے والا۔ رضی دانش نے میری زبان سے کہا تھا ؎

خوش زمزمۂ گوشہ تنہائی خویشم

از جوش و خروش گل و بلبل خبرم نیست

(غبار خاطر)

There sit the sainted sage, the bard divine,
The few, whom genius gave to shine
Ther' every unborn age, and undiscover'd clime.
— Gray

کم لذتم و قیمتم افزوں ز شمار است
گوئی ثمرِ پیش رسِ باغ وجودم
(صائب شیرازی)

My taste may be less, but my worth is beyond calculation
Well! I am a fruit grown in the garden of life before the season

"یہ شعر دہراتے ہوئے مجھے خیال ہوا میرا اور زمانہ کا باہمی معاملہ بھی شاید کچھ ایسی ہی نوعیت کا ہوا... یہاں صرف موسم کے درخت ہی نہیں اُگتے، موسم کے دماغ بھی اُگا کرتے ہیں .... اسی طرح وقت کا ہر دماغی موسم بھی اپنا ایک خاص معنوی مزاج رکھتا ہے، اور ضروری ہے کہ اسی کے مطابق طبعیتیں اور ذہنیتیں ظہور میں آئیں .... کبھی کبھی ایسا بھی ہونے لگتا ہے کہ ناوقت کے پھلوں کی طرح ناوقت کی طبعیتیں ظہور میں آجاتی ہیں .... اسے کارخانہ نشوونما کے کاروبار کا نقص کہیئے یا زمانہ کی غلط اندیشی وقت **An Anachronism**، لیکن بہرحال ایسا ہوتا ضرور ہے۔" (غبارِ خاطر)

3. *To be happy is a moral responsibility:*

"زمانۂ حال کے ایک فرانسیسی اہل قلم آندرے ژید کی ایک بات مجھے بہت پسند آئی۔ خوش رہنا محض ایک طبعی احتیاج نہیں ہے بلکہ ایک اخلاقی ذمّہ داری ہے.... ہمارا اخلاقی فرض ہوا کہ خود افسردہ خاطر ہوکر دوسروں کو افسردہ خاطر نہ بنائیں۔" (غبارِ خاطر)

4. *He kept his heart warm:*

"میں آپ کو بتلاؤں اِس راہ میں میری کامرانیوں کا راز کیا ہے! میں اپنے دل کو مرنے نہیں دیتا۔ کوئی حالت ہو، کوئی جگہ ہو، اس کی تڑپ کبھی دھیمی نہیں پڑے گی۔" (غبارِ خاطر)

5. *Uniformity has dullness; change is life:*

"یکسانی اگرچہ سکون و راحت کی ہو، یکسانی ہوئی اور یکسانی بجائے خود زندگی کی سب سے بڑی بے لطفی ہے، تبدیلی اگرچہ سکون سے اضطراب کی ہو مگر پھر تبدیلی ہے، اور تبدیلی بجائے خود زندگی کی ایک بڑی لذّت ہوئی۔" (غبارِ خاطر)

6. *Religious Faith essential for life :*

"فلسفہ شک کا دروازہ کھول دے گا اور پھر اُسے بند نہیں کرسکے گا۔ سائنس ثبوت دے دیگا مگر عقیدہ نہیں دے سکے گا۔ لیکن مذہب ہمیں عقیدہ دے دیتا ہے اگرچہ ثبوت نہیں دیتا۔ اور یہاں زندگی بسر کرنے کے لئے صرف ثابت شدہ حقیقتوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ عقیدہ کی بھی ضرورت ہے۔"
(غبارِ خاطر)

7. *'Purpose' and 'Sincerity' provide elan to life :*

"ایک کم چالیس برس ہوش و آگہی کے گزر چکے۔ اس چالیس برس کے اندر کار فرمائے غیب کی دستگیریوں نے صدیوں کی مسافتیں طے کرائیں۔ صورت و معنی کا شاید ہی کوئی گوشہ ہوگا جس سے طلب نے تغافل اور آگہی نے پہلو تہی کی ہو...... لیکن اگر آپ پوچھیں کہ مدۃ العمر کی اس جہاں نوردی کے بعد زندگی کی حقیقتوں میں کیا ہاتھ آیا؟ تو بلا تامل کہوں گا کہ دو باتوں کے سوا تیسری بات کہیں دکھائی نہ دی۔ ایک تو یہ کہ زندگی بغیر مقصد کے بسر نہیں کی جاسکتی اس لئے کہ کسی نہ کسی مقصد کی لگن ضرور ہونی چاہیئے۔ دوسری یہ کہ..... دو دلوں میں اخلاص و محبت ہو جو لمحے بھی اس کے میسر آجائیں زندگی کا حاصل اور عیش دنیا کا سرمایہ ہے۔"
(کاروانِ خیال)

8. *Combination of a Stoic and an Epicurean :*

"میں نے قید خانہ کی زندگی کو دو متضاد فلسفوں سے ترکیب دی ہے۔ اس میں ایک جزء رواقیہ (stoics) کا ہے ایک لذتیہ (Epicureans) کا ؎

پنبہ را آشتی ایں جا بہ شرار افتاد است

حالات کی ناگواریوں (پر) رواقیت سے... زخموں پر مرہم لگاتا ہوں...... زندگی کی خوشگواریوں..... لذتیہ کا زاویہ نگاہ کام میں لاتا ہوں اور خوش رہتا ہوں۔" (غبارِ خاطر)

9. *Pleasure in Pain :*

Often recited the following couplet of 'Urfi:

من ازیں رنج گرانبار چہ لذت یابم
کہ بہ اندازۂ آں صبر و ثباتم دادند (غبار خاطر)

(What pleasure can I derive from this load of agony; when patience & forbearance equal to the load is granted to me.)

10. *Search of Perfection :*

"جس میدان میں قدم اٹھائیے، پوری طرح اُٹھائیے، اور جہاں تک راہ ملے، بڑھتے جائیے
کوئی کام بھی ہو، لیکن طبیعت کبھی اس پر راضی نہ ہوئی کہ ادھورا کرکے چھوڑ دیا
جائے۔ جس کوچہ میں بھی قدم اُٹھایا، اُسے پوری طرح چھان کر چھوڑا۔" (غبار خاطر)

11. *Ideal of Happiness :*

"میں آپ کو بتلاؤں، میرے تخیل میں عیش زندگی کا سب سے بہتر تصور کیا ہو سکتا ہے؟
جاڑے کا موسم ہو اور جاڑا بھی قریب درجۂ انجماد کا، رات کا وقت ہو آتشدان میں اونچے
اونچے شعلے بھڑک رہے ہوں اور میں کمرے کی ساری مسندیں چھوڑ کر اس کے قریب
بیٹھا ہوں اور پڑھنے یا لکھنے میں مشغول ہوں۔" (غبار خاطر)

12. *Martyr of his own ways :*

"میری کوشش تھی کہ اس صورت حال کو (بیوی کی علالت) پورے صبر و سکون کے ساتھ
برداشت کروں۔ اس میں میرا ظاہر کامیاب ہوا لیکن شاید باطن نہ ہو سکا... میں اعتراف
کرتا ہوں کہ یہ تمام ظاہر داریاں دکھاوے کا ایک پارٹ تھیں جسے دماغ کا مغرورانہ
احساس کھیلتا رہتا تھا... میرے عزم نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا مگر میں محسوس کرتا ہوں
کہ میرے پاؤں شل ہوگئے۔" (غبار خاطر)

"ایک دن دوپہر کے وقت کمرہ میں بیٹھا تھا کہ اچانک کیا سنتا ہوں کہ بلبل کی نواؤں کی صدائیں آرہی ہیں:

باز نوائے بلبلاں، عشق تو یاد می دھد
ہر کہ ز عشق نیست خوش، عمر بباد می دھد

دوسرے دن صبح برآمدہ میں بیٹھا تھا کہ بلبل کے ترانے کی آواز پھر اٹھی "ہم دونوں کی زبانیں خاموش رہتی ہیں، مگر نگاہیں گویا ہوگئی ہیں۔ وہ میری نگاہوں کی بولی سمجھنے لگی ہے، میں نے اس کی نگاہوں کو پڑھنا سیکھ لیا ہے...."

"یہاں احاطہ کے اندر ایک پورانی قبر ہے۔ نہیں معلوم، کس کی ہے! جب سے آیا ہوں، سینکڑوں مرتبہ اس پر نظر پڑچکی ہے، لیکن اب اسے دیکھتا ہوں تو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے ایک نئے طرح کا انس اس سے طبیعت کو پیدا ہوگیا ہو" "اور پھر تو یہ حال ہوگیا کہ ہر وقت دو تین دوستوں کا حلقہ بے تکلف میری بغل میں اچھل کود کرتا رہتا"

(غبار خاطر)

"Some (birds) are daring enough to go and sit on Maulana's knee to remind him that it is time for feeding." — Jawaharlal Nehru

"دیکھئے محبّت کا افسوں جو انسانوں کو رام نہیں کرسکتا، وحشی پرندوں کو رام کرلیتا ہے"

(غبار خاطر)

(3) Maulana Azad's mind read some meaning in the flowering of every bud and the twittering of every bird

"کوئی پھول یاقوت کا کٹورا تھا، کوئی نیلم کی پیالی، کسی پھول پر گنگا جمنی کی قلم کاری کی گئی تھی، کسی پر چھینٹ کی طرح رنگ برنگ کی چھپائی ہو رہی تھی۔ بعض پھولوں پر رنگ کی بوندیں اس طرح پڑ گئی تھیں کہ خیال ہوتا تھا، صناع قدرت کے موقلم میں رنگ زیادہ بھر گیا تھا، صاف کرنے کے لئے جھٹکنا پڑا اور اس کی چھینٹیں قبائے گل کے دامن پر پڑ گئیں گویا زندگی کا ایک ہی پیراہن ان کے حصے میں آیا تھا، وہی کفن کا بھی کام دے گیا"

(غبار خاطر)

غنچوں میں اہتزاز ہے پرواز حسن کی
سینچا تھا کس نے باغ کو بلبل کے خون سے

(1) *In a letter from Ahmadnagar jail (dated 11 August 1942) he writes:*

"قید و بند کی زندگی کا یہ چھٹا تجربہ ہے۔ پہلا تجربہ ۱۹۱۶ء میں پیش آیا تھا، جب مسلسل
چار برس تک قید و بند میں رہا۔ پھر ۱۹۲۱ء، ۱۹۳۱ء، ۱۹۳۲ء اور ۱۹۴۰ء میں یکے بعد
دیگرے یہی منزل پیش آتی رہی۔ اور اب پھر اسی منزل سے قافلۂ بادپیمائے عمر
گزر رہا ہے۔"

(غبارِ خاطر)

(2) *Suddenly the Maulana was thrown into prison in 1942:*

"اچانک ایک نئی دُنیا میں لاکر بند کر دیئے گئے جس کا جغرافیہ ایک سو گز سے
زیادہ پھیلاؤ نہیں رکھتا، اور جس کی ساری مردم شماری پندرہ زندہ شکلوں سے
زیادہ نہیں۔ اسی دُنیا میں ہر صبح کی روشنی طلوع ہونے لگی، اسی میں ہر شام کی تاریکی
پھیلنے لگی۔"

(غبارِ خاطر)

But the Maulana believed:

"آدمی اپنے آپ کو احساسات کی عام سطح سے ذرا بھی اُونچا کرے تو پھر جسم کی آسائشوں
کا فقدان اُسے پریشان نہیں کر سکے گا۔"

(غبارِ خاطر)

As the poet has said:

بنا لیتا ہے موجِ خونِ دل سے ایک چمن اپنا
وہ پابندِ قفس جو فطرتاً آزاد ہوتا ہے

جس قید خانہ میں صبح ہر روز مسکراتی ہو، جہاں شام ہر روز پردۂ شب میں چھپ جاتی ہو جس کی راتیں کبھی ستاروں کی قندیلوں سے جگمگانے لگتی ہوں، کبھی چاندنی کی حسن افروزیوں سے جہاں تاب رہتی ہوں، جہاں دوپہر ہر روز چمکے، شفق ہر روز نکھرے، پرند ہر صبح و شام چہکیں، اسے قید خانہ ہونے پر بھی عیش و مسرت کے سامانوں سے خالی سمجھ لیا جائے۔

(غبار خاطر)

Delivering the Presidential Address at the Delhi Public Library

"طبیعت طالب علمی کے زمانہ میں اس بات کی خوگر ہو گئی تھی کہ جو کتاب بھی ہاتھ آئی اس پر ایک نظر ڈالی اور تمام مطالب پر عبور ہو گیا۔۔۔۔۔ تیس چالیس برس پیشتر مطالعہ کے نقوش کبھی اچانک اس طرح اُبھر آئیں گے کہ معلوم ہو گا ابھی ابھی کتاب دیکھ کر اُٹھا ہوں۔

(غبارِ خاطر)

"لوگ لڑکپن کا زمانہ کھیل کود میں بسر کرتے ہیں، مگر بارہ تیرہ برس کی عمر میں میرا یہ حال تھا کہ کتاب لے کر کسی گوشہ میں جا بیٹھنا اور کوشش کرنا کہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لال ڈگی میں درختوں کا جھنڈ تھا۔ ۔ ۔ ۔ میں جب سیر کے لیے نکلتا تو کتاب ساتھ لے جاتا اور اِس جھنڈ کے اندر بیٹھ کر مطالعہ میں غرق ہو جاتا۔ والد مرحوم کے خادمِ خاص حافظ ولی اللہ مرحوم ساتھ ہوا کرتے تھے، وہ باہر ٹہلتے رہتے اور جھنجھلا جھنجھلا کر کہتے "اگر تجھے کتاب ہی پڑھنی تھی تو گھر سے نکلا کیوں؟۔۔۔۔ والد مرحوم میرے اس شوقِ علم سے خوش ہوتے مگر فرماتے، یہ لڑکا اپنی تندرستی بگاڑ دے گا۔"

(غبارِ خاطر)

"علم کی زندگی سیاست کی زندگی سے اس طرح مختلف واقع ہوئی ہے کہ ایک ہی وقت اور محل پر جمع ہونا بہت مشکل ہے میری زندگی کی مشکلات میں پہلی مشکل یہ واقع ہوئی کہ میں نے چاہا دونوں کو بیک وقت اور بیک محل جمع کر دوں۔" (غبار خاطر)

"لوگوں نے اپنی جمعی و فراغ خاطر کی یادگاریں چھوڑی ہیں اپنی پریشان خاطری اور پراگندی طبع کی بھی ایک یادگار رہے تو بہتر ہے۔" (تذکرہ)